<table>
<tr>
<td>
</td>
<td>

مینڈک کا کیا بنا؟

اَز پیٹر ہیرٹلنگ

übersetzt von Tanzeela Buttar
</td>
</tr>
<tr>
<td> </td>
<td>دو سال پہلے میں اپنے بچّے کے ساتھ ہالینڈ کے سمندر پر تھا۔
موسم خُوش گوار تھا، ہم اکثر نہانے کے لئیے جاتے تھے۔
میرا بیٹا کلیمنز، جو اُس وقت پانچ سال کا تھا ، اُسے سمندر میں پُھلانے کے لئیے ایک بڑا سا سبزپیلا ربڑ کا مینڈک ملا ، جسے وہ بہت ذیادہ پسند کرتا تھا اور ہمیشہ اپنے پیچھے گھسیٹتا۔
پانی میں وہ مینڈک پر بیٹھ جاتا اور اُسکے ساتھ لہروں پر تیرتا۔</td>
</tr>
<tr>
<td> </td>
<td>میں نہیں جانتا ، کہ آپ لہروں کے اُتار چڑھاؤ کو جانتے ہیں۔
ہر سمندر کا ایک اُتار چڑھاؤ ہے۔ چڑھاؤ پر پانی زمین کی طرف آتا ہے ، اور اُتار پر پانی زمین سے دور جاتا ہے۔
یہ اتنی طاقت اور اتنی رفتار سے ہوتا ہے ، کہ اگر کوئی ، اُتار کے وقت سمندر میں تیر رہا ہو،تووہ نا قابلِ یقین حد تک تیزی سے سمندر کی طرف کھینچتا ہے۔
اس لئیے اُتار کے وقت کسی کو تیرنا نہیں چاہیے۔</td>
</tr>
<tr>
<td> </td>
<td>کلیمنز کو بھی اسکا علم تھا اور اُس نے یہ کبھی نہیں کیا۔

لیکن اُس نے سوچا ،مینڈک ایسے کر سکتا ہے ، اور اُس نے مینڈک کو پانی پر چھوڑ دیا ، انتظار کیا، کہ وہ تھوڑا تیر لے ، اور اچانک سے میں نے اُسکی چیخ سُنی۔
“مینڈک بھاگ رہا ہے! مینڈک بھاگ رہا ہے!”
اور میں نے دیکھا ، کہ کس طرح مینڈک سمندر میں بہت آگے نکل گیا تھا۔</td>
</tr>
<tr>
<td> </td>
<td>میں مینڈک کو پکڑنے کے لئیے سمندر میں بھاگا ، مگر مُجھے محسوس ہوا کہ میرے پاؤں پیچھے کو کھینچے جا رہے تھے ، جس طرح ریت اُتار کے وقت سمندر میں کھینچی جاتی ہے ، میں کھڑا ہو گیا اور پھر میں نے مینڈک کو دیکھا ، جو چھوٹے سے چھوٹا ہوتا جا رہا تھا۔</td>
</tr>
<tr>
<td> </td>
<td>کلیمنزبری طرح رویا۔ اُس نے مُجھ سے پوچھا:
“مینڈک کس جانب تیر رہا ہے؟”
کیونکہ سمندر کے اُس پار انگلینڈ ہے ، تو میں نے اُس سے کہا:
“مینڈک شاید صبح تک انگلینڈ میں ہو۔ “
تب میں نے کہانیاں سوچنی شروع کر دی، مینڈک کے بارے میں ،جو ہمیں کُچھ دیر بعد نظر نہیں آئے گا ، کہ اُس پر وسیع سمندر میں کیا گُزرے گی۔</td>
</tr>
</table>

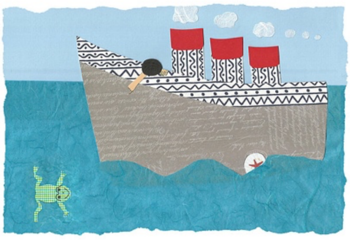	شاید یہ کہانی: مینڈک تیرتا چلا گیا۔ وہ سمندر میں کے مُقابلے میں بہت چھوٹا تھا۔ ایک بڑی بھاپ والی کشتی اُسکے قریب سے گزری ، اُس پر سے ایک لڑکے نے نیچے دیکھا ، چھوٹا مینڈک نظر آیا اور آواز دی: “یہاں ایک مینڈک ہے! مُجھے یہ مینڈک چاہیے!”
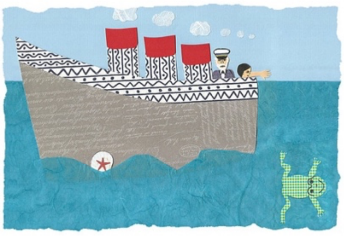	کپتان نے یہ سُن کر کہا: “ہم تمہارے لئیے کشتی کو نہیں روک سکتے۔ اگر ہم کشتی کو روکتے ہیں تو ، ہمیں اُسکے رکنے میں اتنا وقت لگ جائے گا ،کہ ہمیں مینڈک بلکل بھی نہیں نظر آئے گا۔ “ اس طرح لڑکے نے مینڈک کو الوداع کیا ، اور وہ آگے تیرتا رہا — ہو سکتا ہے واقعی انگلینڈ کی طرف۔
	یا پھر یہ کہانی: مینڈک تیرتا چلا گیا اور وہ واقعی انگلینڈ پہنچ گیا۔ اب پھر سے چڑھاؤ ہے، اور مینڈک ایک نالی کی طرف کھینچا چلا گیا ، جس سے گندا پانی سمندر میں جاتا ہے۔ چڑھاؤ نے مینڈک کو نالی میں دھکیل دیا۔ اندر اندھیرا اور بد بو ہے۔ نالی تنگ ہوتی چلی گئی ، لیکن اس پانی میں اتنا زور تھا ، کہ بیچارہ مینڈک اندر جاتا گیا۔
	پھراتار آتا ہے ، اور پانی واپس بہہ گیا ، مینڈک کوڑے کرکٹ کی بدبودار نالی میں پھنسا رہ گیا۔ کیا وہ ہمیشہ وہاں ہی رہے گا؟ نہیں! پھر دھیرے دھیرے مینڈک سے ہوا نکل گئی ، وہ چھوٹا ہوتا گیا ، اور ایک جھریوں والے چھوٹے مینڈک کی طرح وہ دوبادہ نالی سے تیر کر باہر نکل گیا ، اور ساحل پر آ گیا ، جہاں ایک بچّے نے اُسے ڈھونڈ لیا اور دوبارہ اُس میں ہوا بھر دی۔
	مُجھے ایک بہت ہی دلچسپ مینڈک کی کہانی سُوجھی ینڈک بہت دیر تک سمندر میں بہتا رہا ، یہاں تک کہ وہ انگلینڈ کے ساحل کے قریب آ گیا۔ لہریں اُونچی ہوتی چلی گئی۔ ایک طوفان آسمان پر چھا گیا۔ بجلی چمکی۔ ایک ہلکی ہوا ایک بڑے طوفان میں تبدیل ہو گئی ، اتنا تیز ، کہ سب سے بھاری بحری جہاز بھی بندر گاہ میں داخل ہو گئے ، اور اسکے گزرنے کا انتظا ر کیا۔

	لیکن چونکہ مینڈک اتنا ہلکا تھا، اُس کو اونچی لہروں کی کوئی پرواہ نہیں تھیں۔ وہ ایک لہر سے دوسری پر اُچھلتا ، کبھی کبھار لہروں کی وادی میں بھاگتا ، جہاں پانی اسکے اُوپر گرتا ، اور جو اس طرح کے ربڑ کے مینڈک کے بارے جانتے ہیں ، اُ کو اب صرف اس بات کا ڈر تھا کہ اُسکا کارک نکل گیا تو ساری ہوا باہر نکل جائے گی۔ تب یہ مینڈک ڈوب جائے گا۔ لیکن میری کہانی میں مینڈک نہیں ڈوبے گا۔
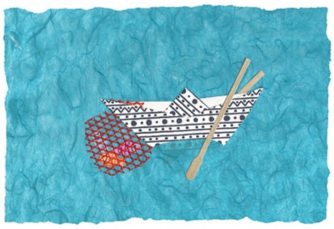	تھوڑی دیر پہلے ایک لڑکا جو کہ ساحل کے کنارے ایک انگلش گاؤں میں رہتا تھا، اور کبھی کبھی اپنے باپ،جو کہ ایک مچھیرا ہے، اُسکی کشتی لے کر سمندر میں اترتا تھا، اُس نے پھر سے باپ کو بتائے بغیرکشتی نکالی۔ یہ وہ اکثر کرتا تھا۔ لیکن اس بار لڑکے نے احتیاط نہ کی کہ موسم کیسا تھا ۔ یہ اُسکی غلطی تھی۔
	وہ چپّو چلاتا ہوا سمندر میں کافی آگے نکل گیا اور ایک گھر جتنی اُونچی لہر اُسکی جانب آئی ، کشتی اُلٹ کر اُوپر اُچھلی۔ وہ لڑکا ، جس کا نام میں نے بس ایڈورڈ رکھا، اُسکے ہاتھ سے چپّو چھوٹ گیا اور وہ بے یار و مدد گار پانی میں تیرتا رہا۔ کشتی میں پانی بھرتا رہا ، اور ایڈورڈ نے ہاتھوں سے پانی کو باہر نکالنے کی پُوری کوشش کی۔ لیکن اُسکو اس میں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ ذرا دیر نہ لگیکہ ، کشتی پانی سے بھر گئی اور پتھر کی طرح ڈوب گئی۔
	لڑکا بہت زیادہ ڈر گیا ، چیخا ،مدد کے لئیے پُکارا، مگر کسی نے اُسکی نہ سُنی۔ لہریں اُسکو ادھر اُدھر کھینچتی رہی ، اور بہت زیادہ پانی اُسکے اندر چلا گیا اور وہ تیرنے کی کوشش کرتا رہا۔ ویسے تو وہ ایک بہت اچھا تیراک تھا ،مگر اس طرح کے طُوفانی سمندر میں وہ بلکل بھی نہ تیر سکا۔
	تب اُسکو مینڈک نظر آیا۔ مینڈک ایک لہر کے زریعے اُسکی طرف آیا۔ وہ ہوا سے بھرا ہوا تھا۔ لڑکے نے مینڈک کو ذور سے پکڑ لیا اور اُس پر سوار ہوا اور لہروں پر اُوپر نیچے ہوتے ہوئے ساحل پر آ گیا۔ اس طرح میرے مینڈک نے ایک لڑکے کو بھی بچایا۔

	اور اب آخر میں ایک اور کہانی مینڈک تیرتا ہوا دور نکل گیا۔ موسم اچھا تھا اوروہ جلد ہی انگلینڈ آ پہنچا۔ وہاں ایک لڑکی جو کہ اپنی ماں کے ساتھ ساحل پر چہل قدمی کر رہی تھی نے اُسے ڈھونڈ لیا۔ لڑکی نے کہا: "یہ ایک مضحکہ خیز مینڈک ہے ، میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں۔ " ماں نے کہا: "شاید مینڈک مزید تیرنا چاہتا ہے۔
	پتہ کیا کریں ، ہم مینڈک پر ایک چٹ چپکا دیتے ہیں اور پانی سے نہ مٹنے والے موٹے قلم سے اُس پر لکھ دیتے ہیں ، کہ: اس مینڈک نے انگلینڈ میں سوزانے کو خوشآمدید کہا۔ جس کو بھی یہ ملے ، وہ اِسے آگے بھیج دے!" اور اُنھوں نے میڈک کو دوبارہ سمندر میں بھیج دیا۔
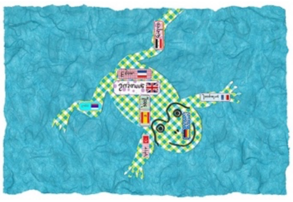	ہالینڈ میں وہ ایک لڑکے کو ملا، جس کا نام ایگون تھا ، اور اُس نے اُس پر اپنے نام کی چٹ بھی چپکا دی۔ مینڈک آگے تیرتا چلا گیا ؛ اور فرانس آ پہنچا۔ فرانس میں ایک لڑکی نےاُس پر ایک پرچی چپکا دی ،اُسکا نام جیکلین تھا ؛ سپین میں لڑکا ملا، جس کا نام ہوزے تھا۔ اورآخر میں سفر سے لُطف انگیز مینڈک ناموں کی پرچیوں سےبھرا ہوا تھا۔ وہ سمندر میں آگے سے آگے تیرتا چلا گیا اور پھر کبھی کسی ساحل پر نہ آیا۔
	اور اب تم مینڈک کی کون سی کہانی سناؤ گے؟
	ختم شُد۔